

عاشقِ میلاد بادشاہ

پیش کش: مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عاشقِ میلاد بادشاہ

دُعائے عطار: **یاربَّ المصطفےٰ!** جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **"عاشقِ میلاد بادشاہ"** پڑھ یا سُن لے اُس کو اور اُس کی آل کو 12 ویں والے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جشنِ وِلادت کے صدقے بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرُود شریف کی فَضیلت

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد وثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: "دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔" (نسائی، ص۲۲۰ حدیث۱۲۸۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　　صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عقلوں کو حیران کردینے والا واقعہ

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ ابنِ حجر مکّی شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ **نِعْمَۃُ الْکُبْریٰ** صفحہ 52 پر وِلادتِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہونے والے ایک اِیمان اَفروز اور عقلوں کو حیران کر دینے والا واقِعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس کا نام **"عامِر یمنی"** تھا اُس کی ایک بیٹی تھی جو قُولَنج (یعنی بڑی آنت کا دَرد) جُذام (یعنی سفید داغ) وغیرہ کے اَمراض میں مبتلا ہونے کے ساتھ ساتھ چلنے پھِرنے سے مَعذور بھی تھی، عامِر کے پاس ایک بُت تھا وہ اپنی بیٹی کو اُس کے سامنے بٹھاتا اور بُت سے کہتا: "اگر تُو شِفا دے سکتا ہے تو میری بیٹی کو شِفا دے۔" سالوں تک وہ یوں کہتا رہا مگر بُت، بُت بنا رہتا، پتّھر کا بُت دے بھی کیا سکتا ہے! توفیق و عنایت کی ہوا چلی کہ ایک دِن عامِر اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ ہم کب تک اِس گونگے بہرے پتّھر کو پوجتے رہیں گے، جو نہ بولتا ہے نہ سُنتا ہے، میں نہیں سمجھتا کہ ہم "صحیح دِین" پر ہیں۔ اُس

کی بیوی نے کہا: ٹھیک ہے، پھر ہمیں ساتھ لے کر ہدایت کی تلاش کے لیے نکلو شاید کہ ہمیں حق کی طرف کوئی راہ نمائی مل جائے۔ دونوں میاں بیوی اپنے مکان کی چھت پر بیٹھے یہی گفتگو کر رہے تھے کہ اَچانک اُنہوں نے دیکھا کہ ایک نُور ہے جو سارے آسمان پر پھیلا ہوا ہے اور اُس کی روشنی سے ساری دُنیا چمک اُٹھی ہے! اللہ پاک نے اُن کی آنکھوں سے ظُلمت (یعنی اَندھیرے) کے پَردے ہٹا دیئے تاکہ وہ خوابِ غفلت سے جاگ جائیں، کیا دیکھتے ہیں کہ فرشتے صَف باندھے ایک مکان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہیں، پہاڑ سجدہ کر رہے ہیں، زمین ٹھہری ہوئی ہے اور دَرخت جُھکے ہوئے ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے: **"مُبارَک ہو! سچے اور آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہو گئے ہیں۔"**

مُبارَک ہو کہ ختمُ الْمُرْسَلِیں تشریف لے آئے جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیں تشریف لے آئے

عامِر نے اپنے بُت کو دیکھا تو وہ اَوندھے منہ زمین پر ذَلیل و خوار پڑا تھا! عامِر کی بیوی کہنے لگی: ذرا اِس بُت کو تو دیکھئے! کیسے سَر نیچا کئے زمین پر پڑا ہے! اِتنا سُنتے ہی بُت بول اُٹھا: **"خبردار رہو!** بڑی خبر ظاہِر ہو گئی ہے، وہ پاک ذات پیدا ہو چکی ہے جو کائنات کو شرف و افتخار بخشے گی، آگاہ رہو! وہ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کی آمد (یعنی آنے کا) کا ہر ایک کو اِنتظار تھا، جن سے شجر و حجر (یعنی دَرخت اور پتّھر) باتیں کریں گے، وہ کہ جن کے اِشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گا اور جو قبیلہ رَبیعہ و مُضَر کے سردار ہوں گے ظاہر ہو چکے ہیں۔ یہ سُن کر عامِر نے بیوی سے کہا: تُو سُن رہی ہے کہ یہ پتّھر کیا کہہ رہا ہے! بولی اِس سے پوچھئے: اُس پیدا ہونے والے سعادت مند کا نام کیا ہے جن کے نُور سے اللہ پاک نے سارے جہان کو روشن فرما دیا ہے؟ عامِر نے کہا: اے غیب سے آنے والی آواز! اِس پتّھر نے صِرف آج ہی بات کی ہے یہ تو بتاؤ اُس کا نام کیا ہے؟ جواب دیا:

اُن کا نامِ نامی اِسمِ گرامی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے جو صاحبِ زَم زَم و صَفا (یعنی حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے بیٹے ہیں، اُن کی زمین ''تِہامہ'' ہے اور اُن کے دونوں کندھوں کے دَرمیان ''مُہرِ نبوّت'' ہے وہ جب چلیں گے تو بادَل اُن پر سایہ کرے گا۔
(نہیں نہیں بلکہ بادَل اُن سے سایہ حاصِل کرے گا)

اِتنے میں عامِر کی بیمار بیٹی جو کہ نیچے بے خبر سو رہی تھی اپنے پاؤں پر چلتی ہوئی چھت پر آگئی، عامِر نے حیران ہوتے ہوئے کہا: اے میری بیٹی! تیری وہ تکلیف کہاں گئی جس میں تم مبتلا تھی اور جس نے تیرا جینا مشکل کر رکھا تھا؟ بیٹی نے جواب دیا: اَبّا جان! میں دُنیا جہان سے بے خبر سو رہی تھی کہ میں نے اپنے سامنے نُور کی تجلّی دیکھی، میرے سامنے ایک بُزرگ تشریف لائے، میں نے پوچھا: یہ نُور کیسا ہے جو میں دیکھ رہی ہوں اور یہ کون بُزرگ ہیں، جن کے مُبارَک دانتوں کے نُور نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے؟ جواب آیا: یہ عدنان کے بیٹے کا نُور ہے (حضرتِ عدنان رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے باپ دادوں میں سے ایک بزرگ ہیں) جس سے کائنات پُرنُور ہو رہی ہے، اُن کا نامِ نامی اِسمِ گرامی **اَحمد و محمد** ہے، فرمانبرداروں پر رَحم اور خطاکاروں سے دَرگُزر فرمائیں گے۔ میں نے پوچھا: ان کا دِین کیا ہے؟ جواب دیا: وہ ''دِینِ حَنِیف'' (یعنی سچے دِین) پر ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کِس کی عِبادت کرتے ہیں؟ جواب ملا: اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ کی یعنی اُس اللہ پاک کی جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کون ہیں؟ تو جواب مِلا: میں اُن فِرِشتوں میں سے ایک فِرِشتہ ہوں جسے نُورِ محمدی کے اُٹھانے کا شَرَف بخشا گیا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ میری اِس تکلیف کو نہیں دیکھتے؟ فِرِشتے نے کہا: ہاں! تم نبیِّ احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَسیلے سے دُعا کرو۔ اللہ پاک

نے فرمایا ہے میں نے محبوب کی ذات میں اپنا راز و دَلیل رکھی ہے، جو کوئی مجھ سے میرے محبوب کے وَسیلے سے دُعا کرے گا میں اُس کی مشکِل کو حَل کر دوں گا۔[1] اور جنھوں نے میری نافرمانی کی ہے میں اُن کے بارے میں قِیامت کے دِن اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفیع (یعنی سِفارش کرنے والا) بناؤں گا۔ وہ بچّی کہہ رہی ہے کہ یہ سُنتے ہی میں نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے اور سچّے دِل سے اللہ پاک سے دُعا کی اور پھر اپنے ہاتھوں کو چہرے اور جسم پر پھیرا، جب نیند سے اُٹھی تو ایسی تھی جیسے اَب آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

یہ سُن کر عامِر یمنی نے اپنی بیوی سے کہا: بیشک ہم نے اِس (مُبارَک ہستی) کی عجیب و غریب نشانیاں دیکھی ہیں، میں اُن کی مَحَبَّت اور دِیدار کے شوق میں جنگلوں اور دُشوار گزار وادیوں کو طے کروں گا۔ چنانچہ عامِر یمنی اور اُس کے تمام گھر والے نُور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاش میں اُٹھ کھڑے ہوئے اور مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے سَفَر کا اِرادہ کیا، سَر زمینِ مکّہ میں داخل ہو کر بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے مکانِ عالیشان کا پتا پوچھ کر دَروازے پر دَستک دی۔ بی بی آمِنہ خاتون رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے آنے کا مقصد پوچھا: تو اُنہوں نے عرض کی: ہمیں اپنے لختِ جگر، نورِ نظر کا نُور بَرسانے والا چہرہ دِکھا دیجئے جس نے اپنی چمک دَمک سے ساری دُنیا کو چمکا دیا ہے جن کے طُفیل اللہ کریم نے کائنات کو روشن فرما دیا ہے۔ حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے فرمایا: میں اَبھی اپنا نُورِ نظر (یعنی اپنا پیارا پیارا بیٹا) تمہیں نہیں دِکھاؤں گی کیونکہ مجھے

---

[1] ......ہم بھی دُعا کرتے ہیں یَا اللہ!: ہمارا ایمان سَلامت رکھنا، مولائے کریم! بُرے خاتمے سے بچانا، یا اللہ! گناہوں کی بیماریوں سے شِفا دے دے، یَا اَللہ! ظاہری باطنی اَمراض سے شِفا عطا فرما، پَروردگار! نورِ احمدی کا صَدقہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہم سے راضی ہو جا، اے پَروردگار! جشنِ وِلادت کا واسطہ ہمیں جنَّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا کر دے، یا اللہ! ساری اُمَّت کی مَغْفِرَت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہودیوں کا ڈر ہے کہیں وہ اِن کو نقصان نہ پہنچائیں اور میں نہیں جانتی کہ تم کون لوگ ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ عامِر اور اُس کے گھر والوں نے کہا: ہم نے تو اِسی آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت میں اپنے وطن اور اپنے دِین (یعنی اپنے باطِل مذہب) کو چھوڑا ہے کہ اِس نُور والی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار سے اپنی آنکھوں کو روشن کریں جن کے دربار میں حاضِر ہونے والا کبھی ناکام و نامُراد نہیں لوٹے گا۔ یہ سُن کر بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: اچھّا اگر میرے پیارے بیٹے کے دیدار کے بغیر تمہارا گزارا نہیں تو جلدی نہ کرو کچھ دیر ٹھہرو۔ یہ فرما کر آپ اپنے مکانِ عرش نشان میں تشریف لے گئیں، تھوڑی ہی دیر میں اِرشاد فرمایا: اَندر آجاؤ۔ اِجازت مِلتے ہی وہ اُس مُبارک کمرے میں داخِل ہوئے جس میں دوجہاں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما تھے، وہاں کے اَنوار و تجلّیات میں ایسے گم ہوئے کہ دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اِس سے بے خبر ہوگئے، بے ساختہ اللہ پاک کا ذِکر کرنے لگے، جیسے ہی چہرۂ پُر انوار سے پَردہ اُٹھا تو دیدار کرتے ہی یکدم اُن کی چیخیں نِکل گئیں، اِتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں، قریب تھا کہ اُن کی روح اُن کے جسم سے نکل جاتی۔ آگے بڑھ کر رَسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ننّھے ننّھے مُبارَک ہاتھوں کو چُوما۔ حضرتِ بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اِرشاد فرمایا: اَب جلدی سے چلے جایئے، آخرکار نہ چاہتے ہوئے عامِر یمنی دِل پر ہاتھ رکھتے ہوئے گھر سے باہر آئے۔ عامِر یمنی کا حال ہی بَدل چکا تھا، وہ اُس نورانی چہرے کے دِیدار کے عاشقِ زار بن چکے تھے، دِیوانہ وار چیخ کر کہنے لگے: مجھے حضرت بی بی آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر واپس لے چلو اور دوبارہ اِلتجا کرو کہ مجھے دِیدار کرا دیں۔ بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر واپس آئے (اَب کی بار) جوں ہی عامِر یمنی نے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کو دیکھا تو دیکھتے ہی لپکا اور قدموں میں گر گیا پھر ایک زوردار چیخ ماری اور اُس کی رُوح اُن ننھے ننھے قدموں پر قربان ہو گئی۔ (نعمتِ کبریٰ، ص۵۲)

اَمجد کا دِل مٹھی میں لے کر سوتے ہو گیا انجان!
ننّھے قدموں میں سَر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان مدنی
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُو، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو
اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُو، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو

مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس مُبارَک مکان میں اللہ کریم کے پیارے پیارے آخری رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (یعنی BIRTH) ہوئی، تاریخِ اِسلام میں اُس مقام کا نام "مَوْلِدُ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" (یعنی نبی کی پیدائش کی جگہ) ہے، یہ بہت ہی مُتَبَرَّک (یعنی بابرکت) مقام ہے۔ علّامہ قطبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلد الامین، ص۲۰۱)

خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی اَمّی جان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی، اِس مسجِد کو کئی مرتبہ تعمیر کیا گیا، یہ اِنتہائی خوبصورت عمارت تھی جس کے اکثر حصّے پر سونے سے کام کیا گیا تھا۔ (جامع الآثار، مطلب فی مکان مولد النبی، ۲/ ۷۵۱تا۷۵۲ملتقطاً)

بابرکت مقام

علّامہ اَبُوالحسین محمد بن اَحمد جُبیر اَنْدَلُسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس مکانِ عالیشان کا ذِکر کرتے ہوئے (اپنے زمانے کے حساب سے) لکھتے ہیں: وہ مُقَدَّس جگہ جہاں اللہ پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہُ علیہ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی وِلادت (یعنی BIRTH) ہوئی، اُس بابرکت جگہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی (یہ جگہ یوں لگتی ہے) جیسے چھوٹا سا پانی کا تالاب ہو جس کی سطح چاندی کی ہو۔ یہ

مُبارَک مکان رَبیعُ الاول میں پیر کے دِن کھولا جاتا ہے کیونکہ رَبیعُ الاوّل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کا مہینا اور پیر وِلادت کا دِن ہے، لوگ اِس مکان میں بَرکتیں لینے کے لئے داخِل ہوتے ہیں۔ مکّۂ مکرّمہ میں یہ دِن ہمیشہ سے "یَوْمِ مَشْهُوْد" ہے یعنی اِس دن لوگ جمع ہوتے ہیں۔ (تذکرۃ بالاخبار عن اتفاقات الاسفار، ص ۸۷-۱۲۷ ملتقطاً)

اللہ پاک کی بارگاہ میں اَمیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ عرض کرتے ہیں:

مکّے میں ان کی جائے وِلادت پہ یاخدا　　پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو

مکانِ وِلادت میں حاضِری کی سعادت

آہ آہ آہ! اَب یہ سب معمولاتِ مُبارَکہ مَوقوف ہو گئے اور آجکل اس مکانِ عَظمت نشان کی جگہ لائبریری قائم ہے اور اُس پر "مَكْتَبَةُ مَكَّةَ الْمُكَرَّمَة" کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس مکانِ عَظمت نشان پر پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروہ کے کسی بھی قریبی دروازے سے باہر آجایئے۔ سامنے نمازیوں کیلئے بہت بڑا اِحاطہ بنا ہوا ہے، اِحاطے کے اُس پار یہ مکانِ عالیشان اپنے جلوے لُٹا رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ دُور ہی سے نظر آجائے گا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص 238)

میلادِ مصطفٰے کا باقاعدہ آغاز کرنے والا بادشاہ

اے عاشقانِ رسول! "سب سے پہلے مُروّجہ طریقے کے ساتھ باقاعدہ جشنِ وِلادت مَنانے کا آغاز اَربل کے بادشاہ اَبُوسعید مظفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے کیا۔ آپ کی فرمائش پر اِبنِ دِحیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے میلاد کے موضوع پر کتاب "اَلتَّنْوِيْرُ بِمَوْلِدِ الْبَشِيْرِ وَالنَّذِيْر" لکھی۔ اِس پر ابوسعید مظفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِبنِ دِحیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایک ہزار سونے

کے سکّے بطورِ انعام عطا فرمائے۔'' (جواہر البحار، اُردو، 4/88)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسا پاکیزہ دور تھا اور کیسے قدر دان عاشقِ رسول تھے کہ مولود شریف کی کتاب لکھنے پر اتنا بڑا اِنعام دیا۔ اس سے یہ بھی پتا چلا کہ پہلے کے بزرگ اپنے اَنداز پر خوب جشنِ وِلادت مَنایا کرتے تھے۔

منانا جشنِ میلادُالنبی ہرگز نہ چھوڑیں گے　　جلوسِ پاک میں جانا کبھی ہرگز نہ چھوڑیں گے
لگاتے جائیں گے ہم یارسولَ اللہ کے نعرے　　مچانا مرحبا کی دھوم بھی ہرگز نہ چھوڑیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدینے میں عظیمُ الشّان اِجتماعِ میلاد

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ علی بن مُوسیٰ مدینی مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مسجدِ نبوی شریف میں ایک زمانے تک بارہ رَبیعُ الاول کے دِن عظیمُ الشان اِجتماعِ میلاد ہوتا تھا، جس میں بڑے بڑے اِمام بیان فرماتے۔ 12 ربیع الاوّل کی صبح کا سورج نکلتے ہی میلاد شریف کی محفل کا آغاز ہو جاتا اور میلاد پڑھنے کیلئے چار اَئِمّہ (یعنی چار امام) مقرر ہوتے۔ محفل شریف حَرم شریف کے صِحن میں ہوتی۔ پہلے ایک امام صاحِب میلاد شریف کی مَخصُوص کُرسی پر بیٹھ کر اَحادیث پڑھتے پھر دوسرے امام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت شریف پر بیان کرتے۔ پھر تیسرے امام حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رَضاعت (یعنی دودھ پینے کا جو زمانہ تھا اس) پر بیان کرتے پھر چوتھے امام تشریف ہجرت پر بیان کرتے۔ آخر میں لوگ شربت پیتے اور بادام کا حَلوہ لے کر واپس لوٹتے۔ (رسائل فی تاریخ المدینۃ، ص ۷۷ ملخصاً)

جب تلک یہ چاند تارے جھلملاتے جائیں گے　　تب تلک جشنِ ولادت ہم مناتے جائیں گے
اُن کے عاشِق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے　　جبکہ حاسِد دل جلاتے تِلمِلاتے جائیں گے

نُور ہی نُور

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی جشنِ وِلادت مَناتے ہیں، کاش! اچّھوں کے طفیل ہماری کاوِشیں بھی قبول ہو جائیں۔ حضرت شاہ وَلِیُّ اللہ مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مکّۂ معظّمہ میں میلاد شریف کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مکانِ ولادت پر حاضر تھا، سب لوگ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام پڑھ رہے تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے وَقْت جو ایمان افروز واقعات ہوئے تھے اُن کا ذِکرِ خیر کر رہے تھے تو میں نے اُن اَنوار کو دیکھا جو ایک دَم اُس محفل میں ظاہر ہوئے اور میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ اَنوار میں نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے یا روح کی آنکھوں سے دیکھے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جب میں نے ان انوار و تجلیات میں غور کیا تو پتا چلا کہ یہ اَنوار ان فِرِشتوں کی طرف سے ظاہر ہو رہے ہیں جو اس طرح کی نُورانی اور بابرکت محافل میں شریک ہوتے ہیں اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ان فرشتوں سے ظاہر ہونے والے انوار اللہ پاک کی رحمت کے اَنوار سے مل رہے ہیں۔ (فیوض الحرمین، ص26)

پوری محفلِ میلاد کھڑے ہو کر سننے والا بوڑھا

میلاد شریف میں تعظیم کے لئے کھڑا ہونے کو بدعت کہنے والے ایک شخص کا واقعہ پڑھئے اور عبرت حاصل کیجئے: **حضرتِ** سَیِّدُنا علّامہ عباس مالکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں بَیْتُ الْمُقَدَّس میں 12 رَبیع الاوّل شریف کی رات محفلِ میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص شروع سے آخر تک اِنتہائی اَدب و اِحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا۔ جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ میں مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً کھڑے ہونے کو

"بدعتِ سیئہ" (یعنی بُری بدعت) جانتا تھا۔ ایک دِن میں نے خواب میں دیکھا میں ایک بہت بڑے اِجتماع میں ہوں اور لوگ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال، رَسُولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کرنے کے لیے کھڑے ہیں، جب آمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوئی تو تمام لوگوں نے اِنتہائی اَدب و اِحترام کے ساتھ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، مگر میں تعظیم کے لیے کھڑا نہیں ہوا۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تُو اَب کھڑا نہیں ہوسکے گا۔" جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اَب بھی بیٹھا ہوا ہوں۔ اِسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر میں کھڑا نہ ہو سکا۔ بِالآخر میں نے یہ مَنَّت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اِس مَرَض سے شِفا دے دے تو میں محفلِ میلاد شُروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سُنا کروں گا۔ اِس مَنَّت کی بَرَکت سے اللہ کریم نے مجھے صحت عطا فرمائی۔ تو اَب میرا یہ معمول بن گیا کہ اپنی مَنَّت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہوں۔ (الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴)

خوب برسیں گی جنازے پر خدا کی رحمتیں قبر تک سرکار کی نعتیں سناتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایسی مَنَّت مانیں جسے پورا کرسکیں

اے عاشقانِ رَسُول! یہاں جو مَنَّت انہوں نے مانی یہ مَنَّتِ شَرعی نہیں، مَنَّتِ عُرفی تھی، مَنَّتِ عُرفی کا پورا کرنا واجب نہیں ہوتا لیکن اِس طرح کی جو جائز مَنَّتیں مانی جاتی ہیں انہیں پورا کر دینا چاہیے کہ اِسی میں بھلائی ہے۔ مَاشَآءَ اللہ انہوں نے مَنَّت مانی اللہ پاک نے انہیں شِفا دے دی اور وہ محفلِ میلاد کھڑے ہو کر سنتے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ جوش میں آکر آپ سب بھی اِس طرح کی مَنَّت ماننے لگ جائیں کیونکہ ساری

محفل کھڑے ہو کر سننا سب کے بس میں نہیں ہوتا اور اگر بڑا اِجتماع ہو اور اس کے بیچ میں آپ کھڑے ہو جائیں تو اس سے پیچھے والوں کو پریشانی ہو گی اور بٹھانے کے لیے کھینچیں گے اور یوں مَسائل پیدا ہوں گے۔

ذکرِ میلادِ مبارَک کیسے چھوڑیں ہم بھلا جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

شیطانی لوگ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سوشل میڈیا کا زمانہ ہے بعض نادان لوگ جو جشنِ ولادت نہیں مناتے طرح طرح کے وسوسے پھیلا کر عاشقانِ رسول کو اِس نیک اور برکتوں والے کام سے روکنے کے مختلف انداز اختیار کرتے ہیں۔ یہ "شیاطینُ الْاِنس" یعنی "شیطان آدمی" گمراہ کرنے کی کوشش کرتے اور دلوں میں شُکوک و شُبہات ڈالتے ہیں۔ آئمۂ دین فرمایا کرتے کہ "**شیطان آدمی، شیطانِ جنّ سے سخت تر ہوتا ہے۔**"

(فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ، ج ۱ ص ۷۸۱، ۷۸۰)

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: **اللہ** کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جِنّوں کے شَر سے۔ عرض کی: کیا آدمیوں میں بھی شیطان ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ (مُسندِ امام احمد، ج ۸ ص ۱۳۰ حدیث ۲۱۶۰۲)

چُنانچہ جتنے گمراہ و بدمذہب ہیں وہ سب کے سب شَیاطینُ الْاِنس (یعنی شیطان آدمیوں) میں داخِل ہیں اور ابلیس کے ساتھ ساتھ اُن کے شَر سے بھی ہمیں پناہ مانگتے رَہنا چاہیے، مگر افسوس! بَہُت سے مسلمان ان سے خوب مَیل جول رکھتے ہیں اور ان کی گفتگو بھی خوب توجُّہ سے سُنتے ہیں۔ ان کے مذہبی پروگراموں میں بھی شریک ہوتے ہیں، ان کا لٹریچر بھی پڑھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ پھر اپنے دین سے ناواقفیّت کی بنا پر شک وشُبہے میں

پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ صحیح ہیں یا ہم؟ اور پھر بعض تو ان کے جال میں اس قَدَر پھنس جاتے ہیں کہ انہیں کے گُن گانے لگتے ہیں اور یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ "یہ بھی تو صحیح کہہ رہے ہیں!"

ہمدردانہ مشورہ!

امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام **احمد رضاخان** رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ ایسوں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **بھائیو!** تم اپنے نفع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمہارا رَب تمہارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اُن کا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس **وَسوسہ** ڈالنے آئے تو سیدھا جواب یہ دے دو کہ "تُو جھوٹا ہے" نہ یہ کہ تم آپ دوڑ دوڑ کے ان (کافروں یا بے دینوں اور بد مذہبوں) کے پاس جاؤ۔ لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے **مسلمان** ہیں ہم پر اُن کا کیا اثر ہو گا! حالانکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو **دجّال** کی خبر سُنے اس پر واجِب ہے کہ اُس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم! آدمی اُس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اُس سے کیا نقصان پہنچے گا وہاں اُس کے دھوکوں میں پڑ کر اُس کا پیرو (یعنی پیروی کرنے والا) ہو جائیگا۔ (ابوداؤد، ج۴ص۱۵۷حدیث۴۳۱۹) کیا دجّال ایک اُسی دجّال اَخبَث (یعنی ناپاک ترین دجّال) کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا! تمام گمراہوں کے دَاعی مُنادی (یعنی دعوت دینے والے بلانے والے) سب **دجّال** ہیں اور سب سے دُور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اُس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۵ص ۱۰۶، ۱۰۷)

نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے　　سَروَرِ دیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر

میلاد شریف منانے سے منع کرنے والوں کے وسوسوں کے جوابات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بعض لوگ جشنِ عیدِ میلادِ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے تعلُّق سے وَسوسوں کا شکار رہتے ہیں اُن کو سمجھانے کی کوشش کا ثواب کمانے اور بھولے بھالے عاشقانِ رسول کو پریشانی (Confusion) سے بچانے کی اچّھی اچّھی نیّتوں سے چند سوال جواب پیش کئے جاتے ہیں، اگر ایک بار پڑھنے سے تسلّی نہ ہو تو تین بار پڑھ لیجئے، اِن شَآءَ اللہ بات دل میں اُتر جائے گی، وَسوَسے دُور ہوں گے اور اطمینانِ قلب نصیب ہو گا۔

(1) سوال: قرآن وحدیث میں میلاد شریف کا ذکر نہیں ہے لہٰذا میلاد نہیں منانا چاہئے؟

جواب: قرآنِ کریم سے تین دلائل پڑھئے! اللہ پاک سورۂ آلِ عمران آیت نمبر 164 میں اِرشاد فرماتا ہے: (1) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا ، **ترجمۂ کنزالایمان:** بے شک **اللہ** کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ اُن میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (2) سورۂ یونس آیت نمبر 58: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ **ترجمۂ کنزالایمان:** تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (3) پارہ 30 سورۃ الضحیٰ آیت نمبر 12: وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ **ترجمۂ کنزالایمان:** اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اِس آیت سے پتا چلا کہ اللہ پاک کے فضل پر خوشی منانا خود اللہ پاک کا حکم ہے۔ اللہ پاک کے رحمت والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں آمد تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے کہ اللہ پاک نے اس پر احسان جتایا ہے کہ اس کا چرچا کرنا اِسی آیت پر عمل کرنا ہے، آج کسی کے ہاں بچّہ پیدا ہو تو وہ ہر سال سالگرہ مناتا ہے، جس تاریخ کو ملک آزاد ہوا ہو ہر سال اُس تاریخ کو جشن منایا جاتا اور جلوس نکالا جاتا ہے اور جو اس پر تنقید کرے اُسے ملک کا غدار کہا جاتا ہے تو جس تاریخ کو دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائیں وہ کیوں نہ سب سے بڑھ کر خوشی کا دِن ہو گا؟ لہٰذا میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی پر عمل کرنا ہے۔ کیا یہ اعتراض کرنے والا

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت اللہ پاک کی نعمت، فضلِ الٰہی اور رحمتِ خداوندی نہیں مانتا یا محفلِ میلاد کو اِس نعمتِ الٰہی کا چرچا اور اِس فضل و رحمت کی خوشی نہیں سمجھتا یا وہ یہ بتائے کہ قرآن و حدیث میں کہیں محفلِ میلاد شریف منع ہے؟؟؟

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ دَم میں جب تک دَم ہے ذِکر اُن کا سُناتے جائیں گے

(2) سوال: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے کبھی جشنِ ولادت نہیں منایا تو کیا تم اُن سے زیادہ عاشقِ رسول ہو؟

جواب: قرآنِ کریم کے بعد سب سے زیادہ قابلِ اعتماد کتاب **"صحیح بخاری"** ہے اور اِس کو تقریباً سبھی مُسلمان مانتے ہیں، امام بُخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہر حدیثِ مبارکہ لکھنے سے پہلے غسل کرتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے۔ (نزہۃ القاری، 1/130، فرید بکسٹال لاہور)

حالانکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ایسی کوئی روایت نہیں ملتی کہ وہ حدیثِ پاک بیان کرنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نماز پڑھتے تو کیا یہ کہا جائے گا کہ امام بخاری صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑے عاشقِ رسول ہیں؟ یا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے دِل میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے زیادہ حدیثِ پاک کا ادب ہے؟ **مزید سُنئے!** کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا **حضرتِ** سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ **مدینۂ پاک** کی گلیوں میں ننگے پیر چلا کرتے تھے اور تعظیمِ خاکِ مدینہ کی خاطر مدینۂ منوّرہ میں کبھی بھی قضائے حاجت نہیں کی، اِس کیلئے ہمیشہ حرمِ مدینہ سے باہَر تشریف لے جاتے تھے، البتّہ حالتِ مَرض میں مجبور تھے۔ (بستان المحدثین ص۱۹) تو کیا اَب یہ کہا جائے گا کہ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے بڑے عاشقِ رسول ہیں؟ ہر گز نہیں، قرآنِ کریم میں اصول بیان فرمادیا گیا ہے اور وہ یہ ہے: **وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ، ترجمہ کنزالایمان:** اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو" اِس آیتِ مُبارَکہ کی تفسیر میں مُفَسِّرین نے فرمایا ہے کہ تعظیمِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو بھی طریقہ رائج ہو اور وہ شریعت سے نہ ٹکراتا ہو وہ اِس آیت میں داخل ہے، یہاں تعظیم و توقیر کے لئے کسی قسم کی کوئی قید بیان نہیں کی گئی، چاہے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا ہو یا کوئی دوسرا طریقہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر وہ تعظیم جو خِلافِ شَرْع نہ ہو، کی جائے گی۔(تفسیر صراط الجنان،۹/۳۵۳) بے شمار ایسے کام کئے جارہے ہیں جو کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور تابعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے دور میں نہ تھے مگر دین میں جاری ہیں اور جشنِ ولادت سے منع کرنے والے لوگ بھی یہ کام کرتے ہیں جیسے مروّجہ درسِ نظامی کا کورس، مروّجہ مدرسوں کا نِظام حفظ و ناظرہ کی الگ الگ کلاسز، تنخواہ دے کر پڑھنے کے لئے اُستاد مقرّر کرنا اور اِس تنخواہ کے لئے چندہ مانگنا، افتتاحِ بُخاری، ختمِ بُخاری بلکہ خود صحیح بُخاری، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان و تابعین بلکہ تبع تابعین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے زمانے کے بہت بعد لکھی گئی، ہوائی جہاز کے ذریعے سفرِ حج و عمرہ وغیرہ ہزاروں دینی کام ہیں جو کئے جارہے ہیں، کوئی اِن سے منع نہیں کرتا۔ اپنے اپنے نصیب کی بات ہے جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اُس کی خوب یاد مناتا گھروں کو روشن کرتا ہے اور کوئی حیلے بہانے بنا کر دِل جلاتا رہتا ہے۔

جوں ہی آمد ماہِ میلادِ مبارک کی ہوئی ۔۔۔ اہلِ ایماں جھوم اُٹھے شیطاں کو غصّہ آیا ہے
ہر مَلَک ہے شادماں خوش آج ہر اک حور ہے ۔۔۔ ہاں! مگر شیطان مَعَ رُفَقا بڑا رنجور ہے

(3) سوال: اسلام میں صرف دو ہی عیدوں کا ذِکر ہے، لہٰذا عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں منانا چاہئے؟

جواب: صحاح ستہ (یعنی حدیثِ پاک کی مشہور چھ کتب) میں ہے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جمعہ **عید کا دِن** ہے اِس حساب سے تو پورے سال میں کم و بیش 48 عیدیں ہوئیں اور عید الفطر و عید الاضحیٰ ملا کر 50 اور یہ عیدیں جس عید کے صدقے

میں ملیں وہ ہے **"12 ربیع الاوّل شریف"** ہے اَلْحَمْدُلِلّٰہ یہ عاشقانِ رسول کیلئے عیدوں کی بھی عید ہے کیونکہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف نہ لاتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَرَاءَت۔ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صدقہ ہے۔ حدیث میں ہے: (اللہ پاک فرماتا ہے) اے میرے حبیب میں نے دنیا اور دنیا والوں کو اس لیے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو اِس کی پہچان کروادوں اور **اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے تو میں دُنیا کو نہ پیدا کرتا**۔ (لمعات التنقیح، 9/220 - المواہب اللدنیۃ، ج۱، ص۴۴)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(4) سوال: 12 ربیع الاوّل وِلادت شریف کا دِن نہیں ہے، اِس میں اختلاف ہے اور یہ فتاویٰ رضویہ میں بھی ہے، لہٰذا 12 ربیع الاوّل شریف کو جشن میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں منانا چاہئے۔

جواب: اس سوال کا ایک جواب تو یہ ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلِ سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اَشْہر و اکثر و ماخوذ و معتبر بارہویں ہے۔ (یعنی سب سے زیادہ مشہور، قابلِ اعتبار اور مقبول بات 12 ربیع الاوّل ہی ہے۔) (فتاویٰ رضویہ، 26/411)

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر آپ 12 ربیع الاوّل شریف کو جشنِ ولادت نہیں مناتے تو کوئی اور تاریخ مثلاً دو، آٹھ یا دس ربیع الاوّل کے قول ہی کو مان لیجئے اور خوب دُھوم دَھام سے آمنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منائیے۔

جُھوم کر سارے خوشی سے بار بار "مرحبا یا مصطفیٰ" فرمائیے
"یا رسولَ اللہ" کہئے زور سے شَق جگر ابلیس کا فرمائیے

(5) سوال: 12 ربیع الاوّل کا جلوس نکالنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی اور جہنّم میں

لے جانے والی ہے، لہٰذا جلوسِ میلاد نکالنا اور اِس میں جانا جائز نہیں ہے؟

جواب: **میرے بھولے بھالے پیارے اِسلامی بھائیو!** "بدعت" کا مطلب ہے نیا کام، جس طرح ہر نیا کام بُرا نہیں ہوتا اِسی طرح ہر بدعت بُری نہیں ہوتی، بلکہ جو نیا کام قرآن وسنّت کے خلاف ہو وہ بدعتِ سیئہ یعنی بُری بدعت ہے، اور حدیثِ پاک "**کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ**" سے مراد بُری بدعت ہے، جو نیا کام قرآن و سُنت، آثارِ صحابہ یا اجماعِ اُمّت کے خلاف نہ ہو وہ بُرا نہیں ہے۔ جیسے تراویح کی جماعت جو تقریباً ہر مسجد میں قائم کی جاتی ہے اِس کو تو خود حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اچھی بدعت فرمایا ہے۔ کئی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں۔

آج سے تقریباً پانچ سو سال پہلے لکھی جانے والی کتاب "**عَیْنُ الْعِلْم**" میں ہے: جس چیز سے شروع سے منع نہ فرمایا گیا ہو اور صحابہ و تابعین کے زمانے کے بعد لوگوں میں جاری ہوئی ہو اُس میں موافقت کر کے مسلمانوں کا دل خوش کرنا بہتر ہے اگرچہ وہ چیز بدعت (یعنی وہ نیا کام) ہی ہو، اِس پر دلیل وہ حدیث ہے جو حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشاد اور خود ان کے قول سے مروی ہوئی کہ مُسلمان جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہے۔ (عین العلم، پریس لاہور، ص ۴۱۲)

تقریباً ساڑھے چار سو سال پُرانے بُزرگ حضرت سیدنا علامہ ابنِ حجر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بدعت حسنہ (یعنی وہ نیک کام جو قرآن وسنّت کے خلاف نہ ہو) کے مُستحب ہونے پر اتفاق ہے اور مولود شریف منانا اور اس کے لئے لوگوں کا جمع ہونا اسی قسم سے ہے۔

(یعنی میلاد شریف منانا مستحب نیک اور اچھا کام ہے۔) (انسان العیون، المکتبۃ الاسلامیہ بیروت ۱/۸۴)

حضرت مولانا علی شامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِس کا انکار وہی کرے گا جس کے دِل پر خدا نے مہر کر دی۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/519، رضا فاؤنڈیشن)

لاکھ شیطاں ہم کو روکے فضلِ رب سے تا اَبد   جشن، آقا کی ولادت کا مناتے جائیں گے

(6)سوال: پرانے بزرگوں نے میلاد شریف منانے کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا لہٰذا میلاد شریف نہیں منانا چاہیے۔

جواب: کم از کم پانچ سو سال پہلے کے چند بزرگوں کے فرامین اور ان کی کتابوں کے بارے میں پڑھیے: آج سے تقریباً ساڑھے آٹھ سو سال پہلے حضرت سیدنا علامہ عبد الرحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ایک کتاب بنام **"مَوْلِدُ الْعُرُوْس"** لکھی جس کی روایت صفحہ نمبر10 پر گُزری، فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا اَحمدِ مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَشنِ وِلادت مَنانے والے کو بَرکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلہ (یعنی Green Robe) پہن کر وہ داخلِ جنّت ہو گا۔(مولد العروس، ص۲۸۱)

923ہجری (یعنی تقریباً پانچ سو سال پہلے) کے عظیم بزرگ امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سرورِ دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کے مہینے میں مُسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صَدَقہ و خیرات دیتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے آئے ہیں چنانچہ اُن پر اللہ پاک کے بہت بڑے فضل اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے میلاد شریف منانے سے دِلی مُرادیں پوری ہوتی ہیں اللہ پاک اُس پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ولادت شریف کی راتوں کو عید (یعنی خوشی کا دِن) بنالیا۔ **(مزید فرماتے ہیں:)** میلاد شریف کی خوشی اُس کے لئے سخت مصیبتیں ہیں جس کے دِل میں بیماری اور عِناد ہے۔(زرقانی علی المواہب، 1/139، بیروت)

حضرت سیّدنا امام ابو شامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ (جو کہ امام نووی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے استاذ ہیں) فرماتے

ہیں: ہمارے زمانے میں جو نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال اللہ پاک کے رحمت والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے میلاد کے دِن صدقات و خیرات اور خوشی کا اِظہار کرنے کے لئے اپنے گھروں اور گلیوں کو سجاتے ہیں کیونکہ اس میں کئی فائدے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیدا فرما کر اور رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجا ہے یہ اُس کا اپنے بندوں پر بہت بڑا احسان ہے جس کا شُکر ادا کرنے کے لئے خوشی کا اِظہار کیا جاتا ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، 80/1)

جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے کر عطا ان کو تو سقر یارب

(7) سوال: 12 ربیع الاوّل کو بہت زیادہ لائٹنگ کر کے اسراف کیا جاتا ہے اگر یہ رقم غریبوں میں بانٹ دی جائے تو کتنوں کا بھلا ہو جائے گا؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ قاعدہ ذہن میں بِٹھا لیجئے کہ عُلماءِ کرام فرماتے ہیں: لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی مال اطاعتِ الٰہی میں خرچ کرے تب بھی وہ اسراف کرنے والوں میں سے نہ ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 333/3 دار الکتب العلمیہ بیروت)

اوپر بیان کردہ روایات سے جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ جشنِ ولادت منانا نیکی اور ثواب کا کام ہے تو ثواب کے کام میں مال جتنا زیادہ خرچ کیا جائے وہ کم ہی ہے نہ کہ اسراف۔

ایک خبر کے مطابق ہر سال 20 سے 25 ملین ریال سے غلاف کعبہ تیار کیا جاتا ہے؟ شادیوں اور نِت نئے فنکشنز پر کروڑوں کے اخراجات کئے جاتے ہیں کوئی اِن کو جا کر سمجھائے کہ یہاں خرچ کرنے کی بجائے غریبوں میں رقم بانٹ دو تو پتا چلے بلکہ خود

اپنے ہی گھر کے ڈیکوریشن اور ایک سے ایک نئے ماڈل کی گاڑیاں، موبائلز وغیرہ کو دیکھ لیجئے ذرا ان کو غریبوں میں بانٹ کر چند ہزار والی بائیک اور موبائل فون استعمال کر کے غریبوں کا بھلا کیجئے تو پتا چلے الغرض بیسیوں کام ایسے کئے جارہے ہیں جن میں کروڑوں، اَربوں روپے ہر سال خرچ ہوتے ہیں مگر اِس سے کوئی منع نہیں کرتا، گزشتہ کچھ عرصے میں کرونا وائرس کی وجہ سے ہونے والے لاک ڈاؤن میں سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ وائرل ہوئی کہ **دیکھو! غریبوں میں راشن وہی بانٹ رہے ہیں جو جشنِ ولادت پر لائٹنگ کرتے ہیں** تو خیر غریبوں کی مدد بھی کیجئے اور جشنِ ولادت بھی منائیے آخر صِرف جشنِ ولادت کے موقع پر ہی یہ وسوسہ ذہن میں کیوں آتا ہے بات کچھ اور تو نہیں؟ نفسِ امارہ اور شیطان کو لاحول شریف پڑھ کر مرحبا یا مصطفیٰ کا نعرہ لگا کر بھگائیے اور خوب دُھوم دَھام سے جشنِ ولادت منائیے۔

لہراؤ سبز پرچم اے آقا کے عاشقو! گھر گھر کرو چراغاں کہ سرکار آگئے

چراغاں دیکھ کر کافِر نے اسلام قَبول کرلیا

جشنِ ولادت کے چراغاں (لائٹنگ) کی تو کیا بات ہے۔ ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ایک بار جشنِ ولادت کے موقع پر مسجد کو سجا کر دُلہن بنایا ہوا تھا، ایک غیر مسلم قریب سے گزرا اُس نے سجاوٹ کے بارے میں معلومات کی جب اسے بتایا گیا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی خوشی میں یہ عظیم الشان چراغاں کیا ہے، تو اس کا دل نبیِّ آخر الزّماں صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے لبریز ہو گیا کہ آج ولادت کو 1500 سال گزر گئے اِس کے باوُجود مسلمان اپنے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس قدر شان و شوکت سے جشنِ ولادت مناتے اور اپنی مسجدوں اور گھروں کو یوں سجاتے ہیں

توبس یہی دین سچا ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اُس نے کفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور مُسلمان ہو گیا۔

یا رسولَ اللہ کا نعرہ لگاؤ زور سے   اُن کے دشمن منہ پُھلاتے بُڑبُڑاتے جائیں گے

حدیث شریف میں ہے، سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے اسلام میں نیک طریقہ نکالا اس کو طریقہ نکالنے کا بھی ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے اپنے ثواب میں کچھ کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں بُرا طریقہ نکالا تو اس پر وہ طریقہ نکالنے کا بھی گُناہ ہو گا اور اس طریقے پر عمل کرنے والوں کا بھی گُناہ ہو گا اور ان عمل کرنے والوں کے اپنے گُناہ میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، ص۵۰۸، الحدیث: ۶۹(۱۰۱۷)

(8) سوال: 12 ربیع الاوّل کی لائٹنگ میں بجلی کی چوری اور بہت اونچی آواز سے نعتیں چلا کر دوسروں کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے نیز لنگر اِس طرح لُٹایا جاتا ہے جس سے رِزق کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ لہٰذا جشنِ عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں منانا چاہئے۔

جواب: ایک اُصول ذِہن میں بِٹھا لیجئے کہ ناک پر مکھی بیٹھے تو مکھی کو ہٹاتے ہیں نہ کہ ناک ہی کو کاٹ دیتے ہیں۔ یہ بتایئے! عین شریعت کے مطابق شادی کہاں ہو رہی ہے؟ تو کیا کسی نے یہ کہا کہ شادی کرنا چھوڑ دو کہ اس کہ وجہ سے بہت سارے گُناہ کرنے پڑتے ہیں۔ جشنِ آزادی کے دِن کتنے گناہ ہوتے ہیں مگر اس سے کسی نے منع نہیں کیا کہ جشنِ آزادی نہ مناؤ، پھر آخر جشنِ عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیوں پریشانی ہوتی ہے؟ کہیں مسئلہ کچھ اور تو نہیں؟؟؟۔

منائیں گے خوشی ہم حشر تک جشنِ ولادت کی   سجاوٹ اور کرنا روشنی ہر گز نہ چھوڑیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سارا سال امن وامان رہتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام قَسطلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ولادت باسعادت کے ایّام میں محفلِ میلاد کرنے کے خواص سے یہ اَمْر مُجرَّب (یعنی تجرِبہ شدہ) ہے کہ اس سال اَمْن واَمان رہتا ہے اور ہر مُراد پانے میں جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔ اللہ پاک اُس شخص پر رحمت نازِل فرمائے جس نے ماہِ ولادت کی راتوں کو عید بنالیا۔

(مواہِبُ لَدُنّیہ، ج ۱ ص ۱۴۸)

978-969-722-139-4

01082101

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net